رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

تار کا پتہ الفضل قادیان

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل قادیان

THE DAILY
ALFAZL QADIAN.

ایڈیٹر غلام نبی

قیمت دو پیسے (۲/)

جلد ۲۲ | مورخہ ۲۶ محرم ۱۳۵۴ھ | یوم سہ شنبہ | مطابق ۳۰ اپریل ۱۹۳۵ء | نمبر ۱۵۲

مسلمان کس طرح لوٹے جا رہے ہیں

ایک طرف تو چند مخصوص احراری لیڈر جگہ جگہ یہ کہتے پھر رہے ہیں۔ کہ ان کے "شعبۂ تبلیغ" میں منہ مانگا روپیہ دو۔ تو وہ چند ہی دنوں میں جماعت احمدیہ کو فنا کر رکھ دیں گے۔ دوسری طرف "زمیندار" کی یہ کوشش ہے۔ کہ عوام کی ہمیانیوں کا رُخ ان کی بجائے اپنی طرف پھیرے۔ اور اس کا دعویٰ ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کے مقابلہ میں معاندین کو فتح صرف اسی صورت میں حاصل ہو سکتی ہے۔ جبکہ وہ حضرت مولانا ظفر علی خان "کا ہاتھ بٹائیں۔ اور "زمیندار" کے لئے رقوم ارسال کریں۔ چنانچہ وُہ لکھتا ہے:۔

"انسانی اخوت کا بڑا پیغام جسے مرزائی تمام دُنیا میں مصائب و نوائب کے عواقب سے بے نیاز ہو کر پہونچانا چاہتے ہیں۔ اہل نظر کے لئے ایک خاص اہمیت رکھتا ہے۔ مرزائیت اور اسلام کی اس جان گسل جنگ میں آخرالذکر کی فتح یقینی ہے۔ بشرطیکہ فرزندان توحید خلیفہ قادیان کے چیلنج کو ٹھنڈے دل کے ساتھ قبول کریں۔ اور ایک جان باز مجاہد کی حیثیت سے اپنی فرض شناسی کا ثبوت دیں۔ یعنی مرزائیت کے متعدی جراثیم کو نیست و نابود کرنے کے معاملہ میں حضرت مولانا ظفر علی خان کا ہاتھ بٹائیں۔ اس امداد کی بہترین صورت یہ ہے۔ کہ زمیندار کی آواز میں زبردست گونج پیدا کرنے کے لئے جیش زمیندار کی تحریک کو پایۂ تکمیل تک پہونچانے کا کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ کیا جائے"

بات بالکل صاف اور واضح ہے کہ "زمیندار" کے نزدیک احمدیت کے مقابلہ میں احراریوں کی فتح صرف اسی حالت میں ممکن ہے۔ جبکہ وہ جان باز مجاہد کی حیثیت سے اپنی فرض شناسی کا ثبوت دیں۔ اور یہ ثبوت دینے کا صرف یہی طریق ہے کہ وُہ مولوی ظفر علی صاحب کا ہاتھ بٹائیں۔ اور اس کی بہترین صورت یہ ہے۔ کہ "زمیندار" کی آواز میں زبردست گونج پیدا کرنے کیلئے جیش زمیندار کی تحریک کو تکمیل تک پہونچا دیا جائے۔ گویا ۷۵ ہزار فرزندانِ توحید کہ یہ جیش زمیندار کی کم از کم تعداد رکھی گئی ہے۔ یا تو اپنے پاس سے ماہوار چار آنے "زمیندار" کے کاسۂ گدائی میں ڈال دیا کریں۔ یا دربدر ایک ایک پیسہ بھیک مانگ کر چار آنے جمع کر کے بھیج دیا کریں:۔

یہ ہے وُہ نہایت ہی کامیاب طریق جس سے کام میں لانے سے احمدیت کے مقابلہ میں احراریت کی فتح یقینی ہے اور اگر اسے نظر انداز کر دیا گیا۔ تو احراریوں کی شکست اور ہزیمت کو کوئی چیز روک نہ سکے گی۔ مگر سوال یہ ہے۔ کہ جب مولانا ظفر علی خود احرار پارٹی میں شریک ہیں۔ تو پھر کیا وجہ ہے۔ کہ "زمیندار" احراریوں کی کامیابی کی واحد صورت "زمیندار" کے لئے امدادی چندہ جمع کرتا رہا ہے۔ اور اس طرح دوسرے احراریوں کو حصولِ زر سے محروم رکھنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ پھر جبکہ جماعت احمدیہ کے خلاف کذب بیانی۔ افترا پردازی اور فتنہ انگیزی کے میدان میں "زمیندار" اکیلا ہی نہیں۔ بلکہ اس کا ایک نوزائیدہ حریف بھی موجود ہے۔ یعنی "احسان" اور وُہ باطل آرائی اور دروغگوئی میں اس سے بھی بڑھ کر قدم مار رہا ہے تو پھر اسے کیا حق حاصل ہے۔ کہ بلا شرکت غیرے اپنے آپ کو مالِ مفت کا مالک سمجھے:۔

حقیقت یہ ہے۔ کہ ان میں سے ہر ایک کی کوشش یہ ہے۔ کہ جو کچھ مل سکے۔ حاصل کر لیا جائے۔ احرار کمیٹی کے صیغہ مالیات پر قابو یافتہ چند لوگ روزانہ آمد کے متعلق تو مجمل سا اعلان شائع کرتے رہتے ہیں۔ لیکن خرچ کے متعلق آج تک کبھی انہوں نے نہیں بتایا۔ کہ کہاں ہوتا ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ایسے حالات ضرور ہیں۔ جن کی وجہ سے دوسروں کو اپنی محرومیٔ قسمت پر رنج و افسوس پیدا ہو سکتا ہے۔ لیکن چونکہ ان کی آپس میں کھلم کھلا ہاتھا پائی ان کے سارے کھیل کو بگاڑ سکتی ہے۔ اس لئے آپس میں دست و گریبان ہونے کی بجائے یہ صورت زیادہ موزوں سمجھی ہے۔ کہ جو جس طرح چاہے۔ بھولے بھالے مسلمانوں کو لوٹتا پھرے۔ چنانچہ احرار کے زرکش لیڈر تو عوام کو یہ چکمہ دے کر اپنی مٹھی گرم کر رہے ہیں۔ کہ "شعبۂ تبلیغ" کو امداد دینے سے احمدیت پر فتح حاصل ہو سکتی ہے۔ اور "زمیندار" یہ سبز باغ دکھا کر اپنا کاسۂ گدائی پُر کرنے کے لئے کوشاں ہے۔ کہ احمدیت پر فتح پانے کا واحد ذریعہ اسے روپیہ دینا ہے:۔

اس سے مسلمان اندازہ لگا سکتے ہیں کہ آج کل کیسے لوگوں کے ساتھ انہیں پالا پڑا ہے۔ اور وہ کس طرح انہیں لوٹنے کے لئے ایک دُوسرے سے بڑھ کر سبز باغ دکھا رہے ہیں:۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق ضروری اطلاع

قادیان ۲۸ اپریل حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کل ۲۷ اپریل ۸½ بجے صبح بذریعہ موٹر تبدیلیٔ آب و ہوا کے لئے باہر تشریف لے گئے حضور نے حضرت مولوی شیر علی صاحب کو مقامی جماعت کا امیر مقرر فرمایا۔

صوفی عبدالقدیر صاحب کی جاپان کو روانگی

صوفی عبدالقدیر صاحب بی۔ اے کی روانگی جاپان کو بجائے یکم مئی کے ۶ مئی کو ہوگی۔ انشاء اللہ احباب ان کے بخیریت منزل مقصود پر پہنچنے اور مقاصدِ عالیہ میں کامیاب ہونے کے لئے دُعا فرمائیں:۔

مسلمانوں کی صفِ اتحاد میں احراریوں کی رخنہ اندازی

انجمن حمائت اسلام کے جلسہ میں شرمناک مظاہرہ تشتت

انجمن حمایت اسلام لاہور کے گذشتہ سالانہ جلسہ میں احراریوں نے جو شورش پیدا کی۔ اور ہندوستان کے نہایت معزز اصحاب کی موجودگی میں اپنی تہذیب و شرافت کا شرمناک مظاہرہ کیا۔ اس پر احراری لیڈروں اور احراری اخبارات کو بڑا ناز ہے۔ مولوی ظفر علی صاحب کے نزدیک تو یہ ہنگامہ "کفر ٹوٹا خدا خدا کرکے" کا مصداق ہے۔ اور انہوں نے یہ توقع ظاہر کی ہے۔ "کہ اب حکومت بھی اپنی اس پیش پا افتادہ منطق کی کم وزنی کی معترف ہو جائے گی۔ کہ قادیانیت اور وائسرائے کی کونسل میں چودھری ظفر اللہ خان کے تقرر کے خلاف احتجاج کرنے والے گنتی کے چند غیر ذمہ دار مسلمان نہیں۔ جن کی ملک میں کوئی آواز نہیں"۔

ہم ان ذمہ دار مسلمانوں کی حقیقت خود پیش کرنے والے تھے۔ جنہوں نے انجمن حمایت اسلام کے جلسہ میں ادھم مچایا۔ کہ معاصر "سیاست" نے اس بارے میں جو مفصل تبصرہ کیا ہے اس کی پہلی قسط پیش کرتے ہیں۔

"کچھ عرصہ ہوا۔ برادرانِ ملت سے دردمندانہ اپیل کے عنوان سے مسلمانان ہند کے نام بعض زعمائے ملت کی طرف سے ایک اعلان شائع ہوا تھا۔ لیکن اس دردمندانہ اپیل کا اثر مسلمانانِ پنجاب کی اس جماعت پر جس کی فتنہ کوشی اور فساد پروری تمام مسلمانان پنجاب کے لئے وجہ رسوائی بنی ہوئی ہے۔ کیا ہوا ہے؟ یہ کہ اس کی امن شکن و نفاق پرور کوششوں نے مرزائی اور مسلمان کی جنگ کو وسعت دے کر غیر مرزائی مسلمانوں کے صفِ اتحاد و اتفاق میں رخنہ اندازی شروع کر دی ہے۔ جس کا پہلا ثبوت وہ اندوہناک و شرمناک مظاہرہ تشتت و افتراق ہے۔ جو احرار کے بعض غنڈے اجیروں کی عنایت سے انجمن حمایت اسلام کے سالانہ جلسہ میں ہوا۔ اور جس کی وجہ سے نہ صرف ملتِ مرحومہ کے فرزند ارجمند نہ صرف مسلمانانِ لاہور کی موجودگی میں بلکہ پنجاب بھر کے مسلمانوں کے سامنے مسز نیڈو جیسی باوقار غیر مسلم ہستی کے روبرو اور نواب چھتاری۔ نواب صدر یار جنگ بہادر اور حضرت سائل جیسے زعمائے ملت کی نظروں میں جو ہمارے اتحاد و اتفاق اور ہماری محبت و شفقت کا دل خوش کن منظر دیکھنے کیلئے کالے کوسوں سے مصائب سفر برداشت کرکے تشریف لائے تھے۔ ان کے روبرو ذلیل و خوار ہوئے"۔

ایک مقامی معاصر میں ایک احراری لیڈر کا بیان شائع ہوا ہے۔ کہ یہ جو کچھ ہوا۔ احرار کے اشارے سے نہیں ہوا بلکہ اس لئے کہ جماعت احرار نے مسلمانوں میں ایک حس پیدا کر دی ہے وغیرہ وغیرہ۔ سبحان اللہ کیا استدلال ہے۔ جماعت احرار لوگوں میں حس تو پیدا کر سکی۔ مگر ان کو یہ نہ بتا سکی۔ کہ "ہر نکتہ مکانے دارد"۔

لیکن میں اس احراری لیڈر کی تحریر پر زیادہ وقت ضائع نہ کروں گا۔ احرار میں مثامل ہونے

لاہور میں ایک عظیم الشان تبلیغی جلسہ

چوک نیلا گنبد لاہور میں ۳۰ اپریل بروز منگل آٹھ بجے شب ایک عظیم الشان جلسہ زیر اہتمام جماعت احمدیہ حلقہ نیلا گنبد منعقد ہوگا۔ جس میں زیر صدارت جناب شیخ بشیر احمد صاحب بی۔اے ایل ایل بی ایڈووکیٹ لاہور مسئلہ ختم نبوت پر مولانا مولوی جلال الدین صاحب شمس مولوی فاضل مبلغ بلاد اسلامیہ مصر و شام اور صداقت مسیح موعود علیہ السلام پر جناب مولانا مولوی ظہور حسین صاحب مولوی فاضل مجاہد بخارا تقاریر فرمائیں گے۔ نیز احمدیت پر ان تمام اعتراضات کی حقیقت واضح کریں گے۔ جو عام طور پر پبلک میں پیش کئے جاتے ہیں ہر مذہب و ملت کے صداقت پسند اصحاب سے درخواست ہے۔ کہ وقت مقررہ پر تشریف لاکر مستفید ہوں۔

(خاکسار سیکرٹری جماعت احمدیہ حلقہ نیلا گنبد لاہور)

ذرا ہونے دو اہلِ دل کی آہوں میں اثر پیدا

(از ملک عبد الرحمن صاحب خادم بی۔اے۔ گجراتی)

خدا کا فضل ہم پر ابر نیساں بن کے برسے گا ... تو بحرِ احمدیت میں بہت ہونگے گہر پیدا

وہ بچہ جو اکیلا رہ گیا تھا آشیانہ میں ... بحمد اللہ اس کے ہو رہے ہیں بال و پر پیدا

خدا اس عسر کو بھی یُسر کی صورت بدل دیگا ... یہ احراری ہمارے ہی لئے کرتے ہیں شر پیدا

خس و خاشاکِ غیر اللہ کو یکسر جلا دے گا ... ذرا ہونے دو اہلِ دل کی آہوں میں اثر پیدا

جہاں میں خشک منطق سے تو دل بدلا نہیں کرتے ... زمانہ میں تغیر کرتی ہیں چشمانِ تر پیدا

خدا کی بات کا اُن بدنصیبوں پر اثر کیا ہو؟ ... جنہیں حق نے کیا روزِ ازل سے کور و کر پیدا

ہم اپنا خوں بہا کر راہِ حق میں سرخرو ہونگے ... "کہ خونِ صد ہزار انجم سے ہوتی ہے سحر پیدا"

خدائی باغباں نے جس شجر کا بیج بویا تھا ... خدا کے فضل سے اس میں ہوئے شیریں ثمر پیدا

تجھے آتش کے شعلوں میں بھی جنت ہی نظر آئے ... یہ خواہش ہے۔ اگر تو کر براہیمی نظر پیدا

خدا کے بندے سولی چڑھ کے بھی زندہ اترتے ہیں ... دُعائیں کر مسیحِ ابنِ مریم کا اثر پیدا

اسیرانِ جہاں کو ہر بلائے غم سے آزادی ... دلانے کیلئے حق نے کیا فضلِ عمر پیدا

وجود اپنا مٹائے گر نہ دانہ خاک میں مل کر

کبھی خادم گلستاں میں نہ ہوں گلہائے تر پیدا

احرار کانفرنس لدھیانہ میں

بدزبانی اور اشتعال انگیزی کی انتہا

لدھیانہ ۲۰ اپریل۔ آج احرار کانفرنس کا پہلا روز ہے۔ تمام شہر میں برسرِ عام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا نام لے لیکر گالیاں دی جا رہی ہیں۔ احرار کھلے بندوں یہ سب کچھ کر رہے ہیں۔ ہماری طرف سے صبر اور دعاؤں سے کام لیا جا رہا ہے۔ اور ان کے ٹریکٹوں کا جواب دیا جا رہا ہے۔ سجادہ نشین آلومہار نے صدارت کی تقریر میں سخت اشتعال انگیزی کی۔ مولوی حبیب الرحمن صاحب نے قتل کی دھمکیاں دیں۔ احمدیوں کے مکانوں کے آگے گالیاں دی جاتی ہیں۔ کل ہمارے دو بچوں کو اشتہار تقسیم کرنے پر مالی گنج میں پیٹا گیا۔

خدا کے قہر کی تجلی بھی ظاہر ہو رہی ہے۔ دو احراری "مولوی" ریلوے پُل پر بُری طرح گرے اُوپر ریل آگئی۔ اور ہلاک ہو گئے۔ سُننا گیا ہے۔ ان سے کچھ "احمدیت" کے خلاف کتابیں بھی نکلی ہیں۔ (نامہ نگار)

کی شرطِ اول یہ ہے کہ وہ سچ بولنے سے پرہیز کرے۔ اور جھوٹ بولنے میں دیدہ دلیری سے کام لے۔ اور احرار کے نائب صدر اس کلیہ سے مستثنےٰ نہیں ہیں ان لوگوں کی دروغ بافیوں کا اندازہ اس حقیقت سے لگایئے۔ کہ جب حضرت مولانا غلام مرشد صاحب تقریر فرما رہے تھے ان کی تقریر میں بعض شوریدہ سروں نے رخنہ ڈالنا چاہا۔ مولانا نے بوجہ شرافت خاموشی اختیار کی۔ ایک صاحب نے مجمع کو سنبھالنے کی سعی کی مگر وہ ناکام رہے اس پر میرے کچھ عرض کرنے پر فتنہ دب گیا۔ اور اسکے گواہ دس ہزار کے قریب وہ مسلمان ہیں جو اسوقت جلسہ گاہ میں موجود تھے لیکن احرار کے ایک اخبار نے دوسرے روز جو کچھ لکھا۔ وہ نہ صرف حقیقت سے

افسوسناک انتقال

نہایت ہی افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے۔ کہ سید محمد حسین شاہ صاحب جو حضرت سید امیر علی صاحب رضی اللہ عنہ کے منجھلے بیٹے تھے۔ ۲۵ اپریل کو بعارضہ فالج فوت ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون احباب دعاء مغفرت کریں۔ ہم مرحوم کے خاندان سے دلی ہمدردی

سر مرزا ظفر علی نے ساری عمر کی جوڈیشل ٹریننگ کو بے کار ثابت کر دیا!

جماعت احمدیہ کے خلاف سر موصوف کے مضمون کا جواب

از جناب مرزا ناصر علی صاحب ایڈووکیٹ برادر حقیقی سر مرزا ظفر علی صاحب

گورنمنٹ پر بے جا الزام

میں نے مرزا سر ظفر علی صاحب کی چٹھی جو ایسٹرن ٹائمز مورخہ ۲۴ر اپریل ۱۹۳۵ء میں اور اخبار سول اینڈ ملٹری گزٹ مورخہ ۲۴ اپریل ۱۹۳۵ء میں بھی چھپی ہے۔ پڑھی ہے۔ جس کا مطلب چند الفاظ میں یہ ہے۔ کہ گورنمنٹ نے چوہدری ظفر اللہ خانصاحب کو کیوں برخلاف کوشش احراریوں کے وائسرائے بہادر کی اگزیکٹو کونسل کا ممبر منتخب کیا ہے۔ مرزا سر ظفر علی صاحب اس بات سے انکار نہیں کر سکتے۔ کہ احراری برٹش گورنمنٹ کے سخت مخالف ہیں۔ اور گورنمنٹ کا تختہ الٹ دینے کی دھمکی وہ آئے دن پلیٹ فارم پر کھڑے ہو کر دیتے رہتے ہیں۔ پھر تعجب ہے۔ کہ مرزا سر ظفر علی صاحب جنہوں نے ساری عمر برٹش گورنمنٹ کا نمک کھایا ہے۔ اور جن کی جو بھی حیثیت اس وقت ہے۔ محض گورنمنٹ کی مہربانیوں کا نتیجہ ہے۔ وہ ایسے گروہ کی حمایت میں کھڑے ہو گئے ہیں۔ اور بیجا الزام گورنمنٹ پر لگا رہے ہیں۔ کہ موجودہ شورش احراریاں برخلاف جماعت احمدیہ قادیان کی ذمہ دار گورنمنٹ ہے۔ اور یہ بھی کہ وہ احمدیوں کی بیجا حمایت کرتی ہے

احمدیوں کے خلاف عجیب دلیل

پھر مفتی بن کر فتوے دیتے ہیں۔ کہ احمدی مسلمان ہی نہیں ہیں۔ کیونکہ وہ ایک نئے نبی کو مانتے ہیں۔ مگر وہ بھولے پن سے یہ بھول جاتے ہیں۔ کہ ان کا اپنا عقیدہ ہے۔ کہ جب مسلمانوں کی ایمانی اور عملی حالت بدترین ہو جائیگی تو حضرت عیسے علیہ السلام آسمان سے اترینگے۔ اور مسلمانوں کی اصلاح کرینگے۔ کیا وہ مسلمان جن کی حضرت عیسے علیہ السلام آکر اصلاح کرینگے۔ اور جو ان پر ایمان لائینگے۔ وہ بھی ان کو نبی سمجھنے کی وجہ سے مسلمان سمجھے جائینگے یا نہیں کیا سر مرزا ظفر علی صاحب اس پر روشنی ڈالیں گے۔

کیا شیعہ مسلمان ہیں

پھر وہ یہ بھی لکھتے ہیں۔ کہ احمدی دوسرے مسلمانوں کے ساتھ نماز نہیں پڑھتے ان کے مردوں کا جنازہ نہیں پڑھتے۔ ان سے ناطہ رشتہ نہیں کرتے۔ اس لئے بھی وہ مسلمان نہیں ہیں۔ لیکن کیا ان کو علم نہیں ہے۔ کہ شیعہ بھی اہل سنت والجماعت امام کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے۔ نہ ان کے جنازے پڑھتے ہیں۔ اور نہ ان سے رشتہ ناطہ کرتے ہیں۔ ان کو مسلمان کس طرح تصور کئے بیٹھے ہیں۔ اسی طرح دوسرے بہتر فرقوں کا حال ہے۔ یعنی ہر ایک فرقہ دوسرے فرقوں کو گمراہ اور بے دین قرار دے رہا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دعوے

بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صاف الفاظ میں متعدد جگہ تحریر فرمایا ہے۔ کہ وہ مسلمانوں کی اصلاح کے لئے اور اسلام کو کل مذاہب پر غالب کرنے کے لئے مامور ہوئے۔ انہوں نے قرآن شریف یا احادیث صحیحہ کا ایک حرف بھی منسوخ نہیں کیا۔ چنانچہ شرائط بیعت میں بھی یہ امور بوضاحت درج ہیں۔ اور نیز حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔ جو کچھ انہیں حاصل ہوا ہے۔ وہ محض حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی کامل تابعداری اور انہیں کے فیض سے حاصل ہوا ہے۔ چنانچہ آپ کا ایک شعر ہے کہ

بعد از خدا بعشق محمد مخمرم
گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم

چودہری ظفر اللہ خانصاحب کی خدمات

چودہری ظفر اللہ خانصاحب کو جب متعدد بار مسلمانوں کے نمائندہ کی حیثیت میں راؤنڈ ٹیبل کانفرنس میں گورنمنٹ نے بھیجا۔ اس وقت آپ نے یا احراریوں نے کیوں شور نہیں کیا کہ صاحب موصوف مسلمانوں کے نمائندے کی حیثیت میں کیوں بھیجے گئے ہیں۔ وہاں جس لیاقت کا ثبوت عام مسلمانوں کے حقوق کے تحفظ کے بارے میں انہوں نے دیا۔ اس پر ہر ایک مسلم لیڈر کو فخر ہے۔ مولانا محمد علی۔ مسٹر جناح اور سر آغا خاں نے فنی کی نظر سے ان خدمات کو دیکھا۔ کیا احمدیہ فرقہ نے کبھی بھی سیاسیات میں عام مسلمانوں کے حقوق کے علاوہ خاص اپنے فرقہ کے لئے ظاہر یا پوشیدہ کوئی مطالبہ کیا۔ کیا یہ امر واقعہ نہیں ہے۔ کہ جب چودہری ظفر اللہ خانصاحب ولایت سے واپس تشریف لائے۔ تو تمام سرکردہ مسلمانوں نے ان کا استقبال کیا۔ کیا سوائے احراریوں کے کوئی اور چوٹی کا مسلمان بھی چودہری صاحب کے اس عہدہ پر انتخاب پر شاکی ہے یا سب حق بحقدار رسید کے قائل ہیں۔

جماعت احمدیہ کو حکومت سے شکایت

حکومت پر احمدیوں کی بیجا حمایت کا الزام بھی آپ نے خوب تراشا ہے جماعت احمدیہ تو عرصہ سے یہ شکایت کر رہی ہے۔ کہ گورنمنٹ نہ صرف ان کو احراریوں کے ظلم و ستم سے بچانے میں مغز کوتاہی کر رہی ہے۔ بلکہ عمداً ایسے حکام ضلع گورداسپور میں تعین کر رکھے ہیں۔ جن کا رویہ احمدیوں کے سخت خلاف ہے۔ اور احراریوں کی ان کی شرارتوں میں حوصلہ افزائی کرتے ہیں۔ اگر واقعی آپ کو اس کا علم نہ ہو۔ تو گزشتہ چھ ماہ کے اخبار "الفضل" کے پرچے منگا کر ملاحظہ کریں۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی نے بھی اپنے کئی خطبوں میں مفصل ذکر فرمایا ہے۔ اور ثبوت پیش کیا ہے۔ افسوس ہے۔ کہ مذہبی تنگ نظری نے آپ کی ساری عمر کی جوڈیشل ٹریننگ کو بھی بے کار ثابت کر دیا ہے۔

احراریوں کا خوف

سنا جاتا ہے۔ کہ آپ احراریوں سے اس قدر خائف ہیں۔ کہ وہ جو چاہتے ہیں۔ آپ سے لکھوا لیتے ہیں۔ سر شادی لال کی گارڈن پارٹی کے لئے تو آپ نے چودھری ظفر اللہ خانصاحب کو دعوتی کارڈ پر بطور مسلمان میزبان بننے کی خود درخواست کی۔ اور جب انہوں نے انکار کیا۔ تو خود ان کے مکان پر حاضر ہو کر بمنت ان سے دستخط کرائے۔ مگر اب وہ مسلمان نہیں رہے۔ ؎

زاہد تنگ نظر نے مجھے کافر جانا
اور کافر یہ سمجھتا ہے مسلمان ہوں میں

آخر میں یہ بھی عرض کروں گا۔ کہ ہندو صاحبان تو اس وقت ہندوؤں کے تمام فرقوں کو بلا لحاظ مذہبی اعتقادات و ذات پات کے متحد کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اور ایک عاقبت نا اندیش ہمارے بعض مسلمان بھائی ہیں۔ جو آپس میں لڑ جھگڑ رہے ہیں۔ اور موجودہ زمانہ کی نازک حالت سے بالکل بے پرواہ ہو رہے ہیں۔ اخبار "سیاست" کا جو مضمون زیر عنوان "احرار کس طرح مسلمانوں کو لوٹ رہے ہیں" حال میں شائع ہو چکا ہے اس سے سر مرزا صاحب غافل نہیں ہو سکتے۔

انجمن حمایت اسلام کے اجلاس میں احمدیوں کے خلاف جوش اور خروش کا تو ذکر آپ نے فرما دیا۔ مگر یہ ذکر کرنا مناسب نہیں سمجھا۔ کہ انجمن مذکور نے اس شورش سے بے تعلقی کا اظہار کیا ہے۔ جو ایسٹرن ٹائمز مورخہ ۲۴ر اپریل میں درج ہے۔ فرمائیے انجمن حمایت اسلام کے ممبر مسلمانوں کے نمائندے ہیں یا احرار کے لفنگے۔

حضرت مولانا عبد الماجد صاحب کی علالت

یہ معلوم ہو کر بہت افسوس ہوا کہ حضرت مولانا عبد الماجد صاحب بھاگلپور امیر جماعت ہائے صوبہ بہار پر فالج کا حملہ ہوا ہے۔ احباب کرام دعا فرمائیں۔ کہ خدا تعالیٰ ایسے نافع الناس و مبارک وجود کو شفا دے کامل۔

مولوی ظفر علی صاحب کے مضطربانہ سوالات اور مصلح ربانی کی طرف سے اُن کے جوابات

"زمیندار" (۲۱ - اپریل) میں مولوی ظفر علی صاحب نے نوجوانانِ علی گڑھ سے ایک سوال کے عنوان سے چند اشعار شائع کئے ہیں۔ دراصل یہ مولوی صاحب کی فطرت کی پکار ہے۔ نوجوانانِ علی گڑھ تو اس کا کیا جواب دیں گے۔ میں مولوی صاحب کو اس رُوحانی طبیبؑ کے بیان فرمودہ جواب کی طرف توجہ دلاتا ہُوں جسے خدا تعالےٰ نے مسلمانوں کے روحانی امراض کی تشخیص - اور علاج کے لئے مبعوث فرمایا:-

سوال از مولوی ظفر علی صاحب

آتا نہیں ہے یاد انہیں عہدِ الست کیوں
کل تک جو ہوشیار تھے ہیں آج مست کیوں

حق کا عَلم بلند ہُوا جس کے ہاتھ سے
باطل سے کھا رہی ہے وہ ملت شکست کیوں

آغوشِ عرش میں ہُوئی تھی جس کی پرورش
وہ ہمت بلند ہُوئی آج پست کیوں

اربابِ حل و عقد کی قوت کدھر گئی
چھینا گیا ہے ان سے کشاد اور بست کیوں

ہندوستاں میں کیوں ہیں مسلمان ذلیل و خوار
جو چیرہ دست تھے وہ ہُوئے زیر دست کیوں

ہسپانیہ ہے جس نے ملایا تھا چین کو
پھر ایک بار ہم نہ لگائیں وہ جست کیوں

شاید جواب اس کا علی گڑھ ہی دے سکے
اب ہیں خدا پرست حکومت پرست کیوں

جواب فرمودہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

وُہ علم وُہ صلاح وُہ عفت نہیں رہی
وُہ نُور - اور وُہ چاند سی طلعت نہیں رہی

دِل میں تمہارے یار کی اُلفت نہیں رہی
حالت تمہاری جاذب نُصرت نہیں رہی

حمق آگیا ہے سر میں وُہ فطنت نہیں رہی
کسل آگیا ہے دل میں جلادت نہیں رہی

وُہ علم و معرفت - وُہ فراست نہیں رہی
وُہ فکر وُہ قیاس - وُہ حکمت نہیں رہی

دُنیا و دیں میں کچھ بھی لیاقت نہیں رہی
اب تم کو غیر قوموں پہ سبقت نہیں رہی

سَو سَو ہے گند دل میں طہارت نہیں رہی
نیکی کے کام کرنے کی رغبت نہیں رہی

اب غیروں سے لڑائی کے معنے ہی کیا ہُوئے
تم خود ہی غیر بن کے محلِ سزا ہُوئے

(شیخ مشتاق حسین زلائی)

سید عطاء اللہ شاہ صاحب پر شہد کی مکھیوں کا حملہ

جالندھر ۲۶ اپریل - آج بروز جمعہ مولوی عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری جالندھر شہر میں پہونچے۔ قریباً اڑھائی بجے مولوی صاحب موصوف نے کھڑے ہو کر تقریر شروع کی۔ ابھی تمہید ہی بیان کر رہے تھے۔ کہ اچانک شہد کی مکھیوں نے بلائے ناگہانی کی طرح حملہ کر دیا۔ اور مولوی صاحب موصوف کو اس قدر مکھیوں نے کاٹا۔ کہ ان کی آنکھیں اور چہرہ بالکل سُوج گیا۔ اور وُہ لیکچر نہ دے سکے۔ جو لوگ وہاں موجود تھے۔ ان میں سے کوئی قسمت کا دھنی بچ نکلا ہوگا۔ ورنہ دو دو چار چار سب کے حصے میں آئیں۔ اور لوگ اس طرح منتشر ہو گئے۔ جیسے مشین گن سے ان پر حملہ ہوا ہو۔ (زمانہ نگار)

احراری لیڈروں کے جمگھٹے میں پھنیر سانپ

"گورداسپور ۲۵ - اپریل - ایک خوفناک پھنیر سانپ آج ظہر کے وقت حکیم عبد المجید صاحب کے بنگلہ میں پتھروں سے مار اگیا۔ جہاں سید عطاء اللہ شاہ بخاری - مولانا حبیب الرحمان چوہدری افضل حق صاحب ایم - ایل - سی - اور دیگر احرار رہنما فروکش ہیں۔ اس وقت یہ حضرات نماز ادا کر رہے تھے خیال کیا جاتا ہے۔ کہ آج سے چالیس سال پیشتر ڈپٹی عبد اللہ آتھم کی کوٹھی سے جو سانپ برآمد ہوا تھا اس کا - اور اس سانپ کا شانِ خروج ایک ہی ہے۔" (احسان ۲۷ - اپریل)

الفضل:- عبد اللہ آتھم نے اس وقت سانپ دیکھا تھا۔ جبکہ وُہ عیسائیوں کی طرف سے بڑے ساز و سامان اور بڑے زور کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقابلہ میں اُٹھا تھا۔ اور جماعت احمدیہ کو مٹا دینا چاہتا تھا۔ اب احراری اس کے قائم مقام پیدا ہُوئے ہیں۔

"زمیندار" کے مدیر فکاہات کی دیانت و لیاقت

منظر کی نظم سرگزشت احرار ایک کاری ضرب تھی۔ جس سے مدیر فکاہات ایسے سٹ پٹائے۔ کہ عقل و دیانت کھو بیٹھے۔ "چناں ہرزہ کار" کو چنانچہ ہرزہ کار" دانستہ بگاڑ کر اور "مردم بے ہنر" کو عمداً "مرد بے ہنر" بنا کر آپ نے اعتراض کیا ہے۔ اس وقت زمیندار اور الفضل ہمارے سامنے ہے۔ مدیر فکاہات کی بے مثل دیانت کا تو یہ حال ہے۔ اب سنئے آپ کی فارسی دانی کی کیفیت۔ آپ نے بعض محاورات پر طفلانہ حرف گیری کی ہے معلوم ہوتا ہے۔ اعتراض کرتے وقت یا تو آپ کے ہوش بجا نہ تھے۔ یا آپ نے کبھی سکول کی عام کتابوں کے سوا کوئی فارسی کی کتاب پڑھی نہیں۔ ملاحظہ ہوں آپ کے محل اعتراض محاورات معہ اسناد ذیل

رزم کردن - رزم کردن با ہجیر تو شاہنامہ کا ایک عنوان ہی ہے۔ نیز

بانبوہ رزمے بکردار کوہ - بکردند لشکر گرد ہا گروہ
کہ در کشور ہند چوں رزم کرد - بداں راس اندر کشیدہ بگرد (فردوسی)

ناتراش سے ناتراش پرورش نادادہ دا اقبال

تعمیر کردن وغیرہ الفاظ عربی سے

خدایت ثنا گفت و تبجیل کرد - زمیں بوس قدر تو جبریل کرد (سعدی)

ایسا ہی تصدیق تسلیم تکمیل تدبیر تحصیل سینکڑوں عربی الفاظ مصدر کردن کے ساتھ مستعمل ہیں۔ مگر مدیر فکاہات کی جانے بلا انہیں تو اعتراض کرنا مقصود ہے۔ مدیر فکاہات کو چاہیئے ایسے لغو اعتراضات کر کے اپنے علم کی پردہ دری نہ کرائے سے

دانی کہ چنگ و عود چہ تقریر مے کند - پنہاں خورید بادہ کہ تعزیر مے کند

ہزیمت شدن کو آپ نے غالباً ہزیمت خوردن کے مترادف سمجھا ہے۔ مگر یہ دونوں الگ الگ مفہوم رکھتے ہیں۔ اور مقدم الذکر فردوسی کے ہاں بھی مستعمل ہے۔ اگر آپ اصرار کریں گے تو سند پیش کر دی جائے گی۔ پہلے آپ ان دونوں میں فرق کسی سے سمجھ لیں۔

نہادن مصدر کے کئی معنی ہیں۔ کسی لغت کی کتاب کو اٹھا کر دیکھ لیں۔

ان لفظی اعتراضات کے سوا تحریف ترتیب میں بھی آپ نے کمال دکھایا ہے۔ سے ہمیں شان جہاد و ہمیں ترکتاز کو اس کے پہلے مصرعہ سے گداوار گشتن بگرم و گداز۔ سے الگ کر دیا۔ اور سے بسطا عوت مارا و غا کر دنست سے پہلا مصرعہ سے کہ پیش ازیں اسلام را صعب کار اور بعد کا مصرعہ سے ہمیں وقت وقت دعا کر دنست۔ حذف کر کے کچھ کا کچھ مطلب نکالا ہے سے کہ از زمانہ سوئے فرد بخشند کا مطلب صاف ہے۔ آپ کو کس نے کہا۔ کہ اردو کے محاورہ بال بیکانہ ہونے کا ترجمہ کیا ہے۔ آپ کی اس قسم کی خیانت اور جہالت کا علاج مشکل ہے

تپ دق جوان و فالج پیر - فلاطوں گر بیاید نیست تدبیر

رہی آپ کی مایہ ناز نغز گوئی اور قلعیت سو وہ تو رزم کردن وغیرہ الفاظ پر اعتراض سے ظاہر ہے۔ اور جس طرح آپ آٹھ کروڑ مسلمانان ہند کے واحد نمائندہ ہونے کے دعویدار ہیں۔ اسی طرح نغز گوئی کے بھی واحد اجارہ دار بنے بیٹھے ہیں۔ لیکن اگر نظم سرگزشت احرار مذکورہ اور جو آئندہ آرہی ہے۔ آپ بلا کم و کاست زمیندار میں شائع فرما دیں۔ اور جس قدر چاہیں حرف گیری کریں۔ تو آپ کے ناظرین بآسانی خود فیصلہ فرما سکیں گے۔ کہ حقیقت کیا ہے۔ اور آپ کیا فرما رہے ہیں سے

کہ برہاں قوی باید و معنوی
نہ رگ ہائے گردن بحجت قوی

"ادب آموز"

لدھیانہ میں احراریوں کا بڑھتا ہوا فتنہ

احمدیوں اور گورنمنٹ کو دھمکی

لدھیانہ ۲۵ر اپریل بوقت ۱۱ر بجے شب آج رات کو روشنی میدان میں احراریوں کا جلسہ ہوا جس میں ماسٹر تاج الدین صاحب میونسپل کمشنر لدھیانہ نے جو کانگرس کے سرگرم رکن رہ چکے ہیں۔ اپنی تقریر میں جہاں غلط بیانیاں کیں۔ وہاں بے جا اشتعال انگیز الفاظ بھی استعمال کئے ہندو سکھوں کی ہمدردی حاصل کرنے کے لئے جھوٹ بیان کیا۔ کہ گورداسپور کے مقدمہ میں مرزا بشیر الدین محمود احمد کی گواہی کے موقعہ پر گائیں ذبح کر کے پلاؤ پکایا گیا۔ ہم اس مرزائیت کے فتنے کو دفنا کر چھوڑیں گے۔ جو گورنمنٹ کا لگایا ہوا پودا ہے۔ اور گورنمنٹ بھی دیکھ لیگی کہ ہم اسکو مٹا دیں گے۔ ہم چاہیں تو آج منارہ کی اینٹ سے اینٹ بیچ کر بجوا دیں۔ ہم نے قانون شکنی نہیں کی۔ لیکن اب ہم نے ہاتھ ڈال دیا ہے۔

لدھیانہ ۲۰ر اپریل بوقت ۹ بجے رات۔ آج شام کے تین بجے احراریوں کا جلوس نکلا۔ ۱۵-۲۰ گھوڑے سوار تھے۔ آگے آگے گتکے والے تھے۔ اونٹوں پر بھی کچھ لوگ تھے۔ موٹروں میں مولوی صاحبان اور مقامی اور احرار کارکن تھے۔ لیکن مولوی عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری نہ پہنچ سکے۔ سنا گیا ہے۔ جالندھر میں ان کو شہد کی مکھیوں نے کاٹ لیا۔ جلوس میں جماعت احمدیہ کے خلاف نہایت دل آزار نعرے لگائے گئے۔ لڑکے نہایت گندے اشعار پڑھ کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی توہین کرتے پھرے۔ پولیس تھی مگر احرار ہر طرح آزاد تھے۔ جماعت احمدیہ لدھیانہ نے اپنے خاص اجلاس میں ریزولیوشنز پاس کر کے مقامی حکام کو بھیج دیئے ہیں۔ ایک شریف غیر احمدی نے ڈسٹرکٹ جیل کے قریب ایک احراری مولوی صاحب سے دریافت کیا۔ کہ یہ ڈھول کیسا ہے۔ مولوی صاحب نے کہا مرزائیوں کو اب علم ہو جائے گا۔ کہ ان کا کیا انجام ہوتا ہے غیر احمدی صاحب نے جواب دیا۔ یہ تو گھڑے اور پتھر کی مثال ہے۔ اتنا سنتے ہی مولوی صاحب آگ بگولا ہو کر کہنے لگے۔ اس کے کیا معنی ہیں۔ غیر احمدی نے بتایا۔ کہ احمدیوں کا بچہ بچہ تمہارے مولویوں پر بھاری ہے۔ بھلا نمائش سے بھی کبھی فتح ہوئی ہے۔ اتنا سنتے ہی مولوی صاحب نے کفر کا فتوے لگا دیا۔ غیر احمدی صاحب نے جواباً کہا کہ یہ تمہارا اخلاق ہے۔ اگر میں کسی احمدی سے تین گھنٹے گفتگو کرتا۔ تو وہ مجھے کافر نہ کہتا۔ لیکن تمہارے پاس سوائے کفر کے کچھ نہیں ؂

نامہ نگار

"احسان" کی کذب بیانی کی تردید

احسان مجریہ ۲۶ر اپریل ۱۹۳۵ء میں لکھا ہے۔ کہ ۲۰ر اپریل لالہ موسےٰ میں مرزائیوں اور مسلمانوں میں دعوے نبوت پر مناظرہ ہوا۔ اور تین مرزائی مشرف باسلام ہوئے۔ حالانکہ ۲۰ر اپریل کو لالہ موسےٰ میں کوئی مناظرہ احمدیوں اور غیر احمدیوں کے درمیان نہیں ہوا۔ احسان کے ایچ، ایم، ایم صابری کی صریح غلط بیانی کا اندازہ ان امور سے لگایا جا سکتا ہے۔ کہ محمد رمضان جسے جماعت احمدیہ کا مناظر ظاہر کیا گیا ہے۔ اور جسے سکرٹری انجمن تبلیغ مرزائیاں بتایا گیا ہے۔ اس نام کا کوئی احمدی لالہ موسےٰ میں نہیں ہے۔ اور نہ ہی اس نام کا سکرٹری تبلیغ ہے۔ بلکہ سکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ لالہ موسےٰ میاں میراں بخش صاحب ہیں۔ جب مناظرہ کوئی ہوا ہی نہیں۔ تو احمدی مناظر کی دگرگوں حالت اور اس کے مبینہ نتائج کی اصلیت واضح ہو جاتی ہے۔ باقی رہی ارتداد کی خبر سو اس کے متعلق ہم احسان کے "مدیر و سردبیر" اور اس کے "صابری" صاحب کو چیلنج کرتے ہیں۔ کہ اگر ان کے بیان میں ذرہ بھر بھی صداقت ہے۔ تو ان تینوں مرتدین کے نام معہ پورے پتہ کے شائع کریں۔ فان لم تفعلوا ولن تفعلوا فاتقوا النار التی وقودھا الناس والحجارۃ اعدت

احرار نواز افسران تعلیم کا افسوسناک طرز عمل

محض احمدیت کی وجہ سے سکول بند کر دیا گیا

سکرٹری نیشنل لیگ جالندھر شہر و چھاؤنی اور چوہدری عبد الحمید اس صریح بے انصافی کے خلاف پروٹسٹ کرنے کے لئے ڈسٹرکٹ انسپکٹر کے پاس گئے۔ اور اے ڈی آئی کی بے ضابطگیوں کی طرف توجہ دلائی۔ جس کی بنا پر سکول بند کیا گیا۔ لیکن ڈسٹرکٹ انسپکٹر نے نہایت ہی مایوس کن روش اختیار کرتے ہوئے کہا۔ کہ آپ کیسے نادان ہیں جو میرے پاس دادخواہی کے لئے آئے ہیں۔ میں مانتا ہوں کہ جن نقائص کی بناء پر سکول بند کیا گیا ہے۔ وہ احراریوں کے مقاطعہ۔ پکٹنگ وغیرہ کے نتیجے میں ہونے لازمی تھے۔ لیکن ہم اے ڈی آئی اور ان مدرسین کے خلاف ایکشن نہیں لے سکتے۔ جو تمہارے گاؤں سے ملحقہ سکولوں میں مقرر ہیں۔ ہم نے کہا۔ اے ڈی آئی کے خلاف جو درجن سے زیادہ ہماری طرف سے سنگین الزامات ہیں۔ ان کی کھلے بندوں انکوائری کی جائے۔ اس کے کیا معنی کہ احرار تحریک سے جو نقائص ہر حالت میں سکول کے کام میں پیدا ہونے لازمی تھے ان کی بنا پر سکول بند کیا جائے۔ اس پر ڈسٹرکٹ انسپکٹر صاحب نے ہماری باتیں سننے سے انکار کر دیا۔ اور درشت لہجہ میں کہا۔ خواہ اس پر لاکھوں الزام لگائے جائیں۔ جب تک میں ہوں۔ مرزائیوں کی کیا طاقت ہے۔ جو تحقیقات کا مطالبہ کر سکیں۔ جائیے۔ جو ہونا تھا ہو چکا۔ اس وقت ان کے پاس دو احراری مولوی تشریف فرما تھے۔ جنہوں نے بعض دل آزار کلمات کہے۔ ہم انہیں جملہ کاغذات دربارہ الزامات دے کر واپس چلے آئے۔ انسپکٹر صاحب بہادر جالندھر ڈویژن کو احمدیہ لیگ نے ماہ مارچ میں ملاقات کے لئے لکھا تھا۔ مگر انہوں نے بھی انکار کر دیا۔ گاؤں کے ٹھیکیدار غیر احمدیوں نے انکوائری پر زور دیا۔ مگر ان کی بھی کوئی شنوائی نہیں ہوئی۔ اور نہ ہمارے پروٹسٹ کا کچھ اثر ہوا۔ سکول بند ہونے پر عبد الحمید ایم اے لیڈر احرار و ڈالہ مورخہ ۱۹ اپریل کو اپنے گھر کے سامنے ایک مختصر سے مجمع میں ایک ریزولیوشن پاس کیا۔ جس میں ڈسٹرکٹ انسپکٹر صاحب اور اے ڈی آئی صاحب کو مبارکباد دی گئی۔ اور ان کے سکول بند کرنے کو اسلام کی عظیم الشان خدمت تصور کیا گیا۔ نیز احمدیوں کا شدید بائیکاٹ کرنے پر زور دیا۔

ہم صاحب ڈائرکٹر بہادر کی خدمت میں مؤدبانہ التماس کرتے ہیں۔ کہ وہ اے ڈی آئی کے متعلق غیر جانبدارانہ تحقیقات کرائیں۔ اس کے خلاف دو درجن سے زیادہ سنگین الزامات ہیں۔ جن کا تحریرات و پبلک کی طرف سے کافی ثبوت موجود ہے۔ اور محض احمدیت سے مخالفت کی وجہ سے مدرسہ بند کیا گیا ہے۔

ہم ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر ضلع جالندھر سے بھی انصاف کی امید رکھتے ہیں۔ امید ہے کہ وہ ضرور مظلومین کی دادرسی فرمائیں گے۔ خاکساران۔ عبد الحمید و عبد المجید بی۔ اے سکرٹری احمدیہ نیشنل لیگ۔ جالندھر۔

بھیرہ میں ایک احمدی پر ظلم

بھیرہ میں ایک شخص حبیب اللہ صاحب کا جو اپنے محلہ میں اکیلا ہی احمدی ہے۔ احراریوں نے اس سے پانی بند کر رکھا اور اسے سخت تنگ کیا جا رہا ہے۔ کہ کچھ عرصہ ہوا۔ اس نے احمدیت قبول کی۔ اسے کہا جاتا ہے۔ کہ احمدیت ترک کر دو۔ تو تجھے ہر طرح کی سہولت دی جائیگی۔ اس محلہ کے سرکردہ آدمیوں کو بار بار اس ظلم کی طرف توجہ دلائی گئی ہے لیکن کوئی اثر نہیں ہوا۔

مخالفین کے احمدیوں پر مظالم

مباہلہ کوٹلی افغاناں متصل موسنگ کی ایک سال کی میعاد مورخہ ۲۰ اگست ۳۴ء کو ختم ہوئی جس کی مختصر روئداد اس سے قبل بذریعہ اخبار الفضل ہدیہ ناظرین ہو چکی ہے۔ اس مباہلہ میں شامل ہونے والے غیر احمدیوں نے تو کوئی فائدہ نہ اٹھایا۔ مگر شرارت میں ان کے جو سرغنہ تھے۔ ان کا خدا تعالیٰ کے غضب میں گرفتار ہونا۔ سلیم الفطرت اصحاب کے واسطے ہدایت کا موجب بن گیا۔ چنانچہ حال میں چار مرد۔ دو عورتیں اور ایک بچہ حضرت مولوی صدر الدین صاحب کے ذریعہ داخل احمدیت ہوئے۔ اور وہ عورت جو چند روز قبل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو برے ناموں سے یاد کرتی تھی۔ احمدیت کی فدائی بن گئی۔ اس طرح احمدیت کی مخالفت کرنے والوں کے کچھ آدمی تو موت کی نذر ہو گئے۔ اور کچھ احمدیت میں داخل ہو گئے چونکہ ان کو مباہلین کی بیعت ایک زبردست کامیابی تھی۔ اس واسطے مخالفین نے مخالفت کا طوفان بے تمیزی کھڑا کر دیا ہے۔ دو احمدیوں کو مسجد میں نماز پڑھنے کے لئے آنے پر سخت زدوکوب کیا گیا ہے۔ ایک دوست کو سخت ضرب لگی۔ اور وہ بے ہوش ہو کر گر گیا۔ چونکہ لوگ مخالفت پر کمربستہ ہیں۔ بائیکاٹ بدستور ہے امن مفقود ہے۔ اور احمدیوں کا مال و جان خطرہ میں ہے۔ اس واسطے افسران بالا کی توجہ کی خاص ضرورت ہے۔

خاکسار۔ عبد الرحمٰن

بٹالہ میں احراریوں کی منافرت انگیزی

بٹالہ ۲۴ اپریل۔ گذشتہ رات جامع مسجد بٹالہ میں عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری۔ مولوی مظہر علی صاحب اظہر اور عبد الرحمٰن صاحب نے جماعت احمدیہ کے خلاف نہایت اشتعال انگیز و منافرت خیز تقریریں کیں۔ جن میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی کے متعلق نہایت توہین آمیز الفاظ استعمال کئے گئے۔

مختلف ذرائع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ یہ لوگ تقریروں میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی کی ذات پر جھوٹے الزامات لگا کر عدالتوں میں چارہ جوئی کرنے کے لئے للکارنے کا پروگرام بنا رہے ہیں۔

احراری مقررین نے احمدیوں کے علاوہ گورنمنٹ انگریزی پر بھی سخت حملے کئے۔ بلکہ جماعت احمدیہ کی مخالفت بھی "تعاون حکومت" کے جرم کی بناء پر کی گئی۔ (نامہ نگار)

جماعت احمدیہ گوئی ضلع میرپور کا تبلیغی جلسہ

یکم و دو بیساکھ بمقام گوئی جماعت احمدیہ گوئی کا تبلیغی جلسہ ہوا۔ پہلے دن زیر صدارت عطاء اللہ خان صاحب نمبردار۔ مولوی محمد حسین صاحب مبلغ پونچھ نے دلچسپ تقریر کی۔ دوسرے دن زیر صدارت عبد اللہ خان صاحب سربراہ نمبردار گوئی مولوی محمد حسین صاحب موصوف نے ۴ گھنٹے تقریر کی۔ دونوں دن باوجود بارش کے لوگ ہماری توقع سے بڑھ کر آئے۔ ہم عبد اللہ خان صاحب و گلاب خان صاحب کے ممنون ہیں۔ جنہوں نے ہماری امداد کی۔ خاکسار۔ امام الدین احمدی منظور سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ گوئی۔

اطلاع

جو جماعتیں کوئی اشتہار یا ٹریکٹ چھپوائیں اس کی تعداد سے اطلاع دیا کریں۔ اور نمونہ کے طور پر کم از کم دو عدد کاپیاں مجھے بھیج دیا کریں۔

ناظر دعوت و تبلیغ

موجودہ ڈپٹی کمشنر گورداسپور

اور

انسپکٹر چوکی قادیان کا تبادلہ کیوں ضروری ہے!

نیشنل لیگ قادیان نے اپنے ایک حال کے اجلاس میں ڈپٹی کمشنر صاحب گورداسپور۔ اور سب انسپکٹر چوکی قادیان کے تبادلہ کے متعلق جو قرارداد منظور کی۔ وہ ایک گذشتہ پرچہ میں شائع کر دی گئی تھی۔ ذیل میں وہ تقریر درج کی جاتی ہے۔ جو صدر نیشنل لیگ نے اس موقعہ پر کی۔ اور جس میں وہ وجوہات بیان کیں۔ جن کی وجہ سے تبادلہ ضروری ہے۔

صدر صاحب نے کہا۔ برادران!

اس وقت میں آپ کو یہ بتلانا چاہتا ہوں۔ کہ جو لوگ حکومت نے ہماری حفاظت کے لئے مقرر کئے ہوئے ہیں۔ وہ کس طرح ہمارے حقوق تلف کر کے حکومت کے مفاد کو نقصان پہنچا رہے ہیں۔ قادیان میں جو حکام قیام امن کے لئے موجود ہیں۔ انہوں نے جس جس رنگ میں سلسلہ اور حکومت کے خلاف ایک وسیع خلیج پیدا کرنے کی سعی کی ہے اگر ضرورت ہوئی۔ تو ان واقعات کو نیشنل لیگ آپ کے سامنے رکھے گی۔ اور نہ صرف آپ کے سامنے بلکہ پنجاب کے ہر فہمیدہ اور انصاف پسند انسان کے سامنے رکھے گی۔ تاکہ وہ غور کرے کہ کیا ان لوگوں نے عدل اور انصاف سے کام لیا ہے۔ میں سب سے پہلے قادیان کی چوکی کے انچارج صاحب کے متعلق کچھ کہنا چاہتا ہوں جو ایک سکھ صاحب ہیں۔ اور جن کا نام سردار خوشحال سنگھ ہے۔ یہ صاحب چوکی قادیان میں اپنا سب سے بڑا کارنامہ یہ سمجھتے ہیں۔ کہ جماعت احمدیہ کی مخالفت ہر رنگ میں کریں۔ انہوں نے ہماری جماعت کے خلاف جو کچھ کیا۔ اس کی تفصیل بہت لمبی ہے۔ میں مختصر طور پر آج بعض امور کا تذکرہ کروں گا۔ ان کی نوازش کا پتہ پہلے ہم کو اس وقت لگا۔ جب کہ ہمارے ایک بھائی مولوی عبد اللطیف صاحب مولوی فاضل کو محض اس جرم میں کہ وہ خاموشی سے مسجد احرار میں بیٹھ کر نوٹ لے رہے تھے۔ دھکے مارے اور مسجد سے نکلنے پر مجبور کیا گیا۔ مولوی صاحب وہاں شور نہیں کر رہے تھے۔ کوئی اعتراض نہیں کر رہے تھے۔ کسی مباحثہ کا چیلنج نہیں دے رہے تھے۔ مگر سردار صاحب نے بلا وجہ ان سے سختی کی۔ اور احراریوں کو حکم دیا۔ کہ دھکے دے کر نکال دو۔

آپ خیال کر سکتے ہیں۔ کہ ایسا شخص جو ہمارے پر امن تعلیم یافتہ اور پنجاب یونی ورسٹی کے گریجوایٹ سے ایسا سلوک کرے۔ وہ دوسرے لوگوں سے کیا کچھ نہ کرے گا۔ ہمارا یہ صرف شبہ نہیں۔ بلکہ انہوں نے اپنے مونہہ سے کہا۔ کہ تم لوگ ہمارے ساتھ کوئی سلوک نہیں کرتے۔ پس ہم سے بھی جہاں تک ہو گا۔ آپ لوگوں کے ساتھ ایسا ہی معاملہ کریں گے۔ چنانچہ ایک شخص موضع پنڈوری سے آیا۔ جسے بلوہ کر کے مارا گیا۔ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ صاحب کے پاس اس کی شکایت کی گئی۔ تو ڈپٹی صاحب نے خود بلا کر کہا۔ کہ اس کی رپورٹ لکھو۔ اور معاملہ میرے سامنے پیش کرو۔ مگر ہمارے ایک ذمہ دار آدمی کی موجودگی میں اس کی رپورٹ کو اس طرح خراب کیا گیا۔ کہ وہ معاملہ جو بلوہ تھا غیر قابل دست اندازی پولیس بنایا گیا۔

پھر قادیان میں ایک غیر احمدی شخص منگو ہے جس کا قصور صرف اس قدر ہے کہ وہ احرار کے ان افعال کو بنظر حقارت دیکھتا ہے۔ جو وہ امن کو برباد کرنے کے لئے کرتے ہیں۔ اس کی بھاوج بوجہ بیوہ ہونے کے کسی اور جگہ شادی کرنے کی فکر میں تھی۔ اور ساتھ ہی بچوں کی وراثت کو تلف کرنا چاہتی تھی۔ منگو کا مطالبہ یہ تھا۔ کہ وہ بچوں کی وراثت کو تلف نہ کرے۔ اور اگر شادی نہ کرے تو وہ اخراجات دینے کے لئے تیار ہے۔ نیز وہ ان بچوں کی جو اس کے بھائی کی یادگار ہیں۔ پرورش کرے گا۔ احرار نے اس عورت کو اپنے ساتھ ملا کر منگو کے خلاف تھانے میں رپورٹ لکھوائی۔ اس پر سردار صاحب اسے گرفتار کرنے کے لئے دوڑے چلے گئے اسے ہتھکڑی لگائی۔ اسے ذلیل کرنے کے لئے بازار سے نکالا۔ اور اسے اپنی زبان سے کہا یہ اس لئے کیا گیا ہے۔ کہ تو مرزائیوں کی مقعد میں گھستا تھا۔ صاحبان انچارج صاحب چوکی کا یہ فقرہ اس کی گرفتاری کی حقیقت واضح کر دیتا ہے انچارج صاحب کہہ سکتے ہیں۔ کہ قانون اس کی اجازت دیتا تھا۔ مگر میں پوچھنا چاہتا ہوں۔ کہ منگو کے گدھے زبردستی چھٹوا دینے کس قانون کے ماتحت تھے۔ اس کو بھی جانے دیجئے ایک اور واقعہ سنئے ہمارے ایک بھائی محمد اسمٰعیل صاحب صدیقی کو احرار قادیان نے کمرے میں بند کر کے اس وقت مارا جبکہ ابھی دفعہ ۱۴۴ جاری تھی انہوں نے اسمٰعیل صاحب صدیقی پر بلوہ کیا۔ اسے حبس بیجا میں رکھا۔ اس کی اطلاع کے لئے جماعت احمدیہ کے دو ذمہ دار شخص اور بہت سے احباب گئے پولیس نے چوکی کا دروازہ اندر سے بند کر رکھا تھا۔ جو کسی صورت میں بھی جائز نہ تھا۔ دروازہ کھٹکھٹایا گیا۔ مگر پولیس نے نہ کھولا۔ آخر بہت مشکل سے دروازہ کھولا گیا۔ ہیڈ کانسٹیبل صاحب نے کہا میں انچارج صاحب چوکی کو اطلاع دیتا ہوں۔ انچارج صاحب ساتھ کے کمرے میں تھے۔ ہیڈ کانسٹیبل کی آوازیں قادیان کے دوسرے سرے تک پہنچتی تھیں۔ مگر افسوس ہے کہ انچارج صاحب چوکی سردار خوشحال سنگھ صاحب تک نہ پہنچ سکیں۔ دس بارہ منٹ تک۔ آوازوں کا سلسلہ جاری رہا۔ مگر سردار صاحب تو یہ عزم کر کے لیٹے تھے۔ کہ اٹھنا نہیں پھر وہ کیسے اٹھتے۔ الغرض سردار صاحب نے نہ اٹھنا تھا نہ اٹھے۔ گویا وہ یہ خیال کرتے تھے۔ کہ احمدی باغی ہیں۔ اگر ان کو کوئی قتل بھی کر دے۔ تو کوئی حرج نہیں۔ افسوس یہ وہ لوگ ہیں۔ جن کے سپرد حکومت نے ہمارے مال و جان کی حفاظت کر رکھی ہے۔ افسوس یہ ہے کہ سردار صاحب یہ سب کچھ اس لئے کر رہے ہیں۔ کہ احرار کسی طرح ان سے خوش ہوں۔ چنانچہ یہاں وہ لوگ موجود ہیں۔ جنہوں نے سردار صاحب کو مولوی عنایت اللہ احراری کے ساتھ ساتھ پھرتے دیکھا۔ یہی نہیں بلکہ ان کی چوکی کے ایک سپاہی احمد علی بٹ نے احرار کا جھنڈا اپنے ہاتھ سے نصب کیا۔ اور سردار خوشحال سنگھ صاحب نے اس پر کوئی نوٹس نہ لیا۔ جس کی اصل وجہ یہ تھی۔ کہ وہ خود بھی احرار کے پشت و پناہ بنے ہوئے ہیں۔ پھر اسی پر بس نہیں۔ قادیان میں دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ ان کی جھوٹی اور غلط رپورٹوں کا نتیجہ تھا۔ کیونکہ ان کے ماتحت کانسٹیبل نے جھوٹ سے کام لیتے ہوئے اپنے پاس سے لکھا۔ کہ احمدیہ جماعت نے ڈپٹی کمشنر صاحب کو گالیاں دی ہیں۔ حالانکہ پٹواری بھی وہاں موجود تھا۔ اور اس نے ان الفاظ کو نہ سنا۔ جیسا کہ جماعت کے سینکڑوں آدمیوں نے نہ سنا۔ انچارج صاحب چوکی نے ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ صاحب کو غلط رپورٹیں دیں۔ اور غلط شہادات مہیا کر کے دیں۔ جن پر انہوں نے رپورٹ کی۔ کہ یہاں دفعہ ۱۴۴ نافذ کر دی جائے۔ معزز حضرات اگر سردار صاحب کی کارگزاریوں کا تذکرہ میں مفصل کروں۔ تو مجھے بہت سا وقت لینا پڑے گا۔ مگر میں اب سردار صاحب کے متعلق ایک آخری واقعہ پیش کر کے دوسری طرف رخ کرتا ہوں۔ دو تین دن کی بات ہے ہماری ایک مسجد سے ایک شخص نے گھڑی چرالی چور معہ مال مسروقہ قادیان میں موجود تھا۔ مگر سردار صاحب نے رپورٹ لکھنے سے انکار کر دیا۔ اور کہا کہ گھڑی کا نمبر دوکان کا پتہ اور گھڑی کی قیمت بتلاؤ تب رپورٹ لکھوں گا۔ اس واقعہ سے ہم کو سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ اگر ہماری کوئی چیز چوری ہو اور اس چیز کا نمبر۔ اس کی قیمت کی رسید۔ دوکان کا پتہ۔ فہرست گواہان جنہوں نے وہ چیز ہم کو خریدتے دیکھا۔ وغیرہ وغیرہ پیش نہ کریں گے۔ تو ہماری رپورٹ چوکی قادیان میں نہیں لکھی جائے گی۔ اور اگر ہمارے کسی آدمی کو مارا جائے۔ تو یہ محافظانِ امن جاگتے ہی سو جائیں گے۔

پس ہم مجبور ہیں۔ کہ یہ اعلان کریں: کہ جب تک قادیان کی چوکی میں سردار خوشحال سنگھ صاحب موجود ہیں۔ اس وقت تک ہم اپنے آپکو سخت غیر مطمئن حالت میں پاتے ہیں۔ کیونکہ انہوں نے اپنی روش سے ثابت کر دیا ہے۔ کہ وہ ہمارے لئے ہر ممکن طریق سے مشکلات پیدا کرنے کی سعی کر رہے ہیں۔ انہوں نے نہ ہمارے مال کی حفاظت کی نہ جان کی۔ بلکہ اسے جان بوجھ کر تلف ہونے دیا۔ ہم حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں۔ کہ وہ سردار خوشحال سنگھ صاحب کے ان تمام کاموں کے خلاف نوٹس لے۔ اور محکمانہ کارروائی کرتی ہوئی انہیں جلد سے جلد قادیان سے تبدیل کر کے امن کو قائم کرے۔ اسی طرح میں مجبور ہوں۔ کہ ڈپٹی کمشنر صاحب ضلع گورداسپور کے متعلق کھلے الفاظ میں کہوں۔ کہ وہ منتقمانہ رنگ میں ہمارے ساتھ سلوک کر رہے ہیں۔ انہوں نے ناجائز طور پر دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ کیا۔ انہوں نے ہمارے رپورٹروں کو احرار کی مجلس میں نوٹس لینے سے روکنے کے لئے دفعہ ۱۰۷ کا نفاذ کیا۔ اسی پر بس نہ کرتے ہوئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی گواہی کے ایام میں احمدیوں پر گورداسپور میں پانی بند کر دیا گیا۔ ڈپٹی کمشنر صاحب نے ناجائز طور پر کونسل کو

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

طہران ۲۶ اپریل - ایک امریکن عورت کے ہاں مردہ بچہ پیدا ہوا - اطباء نے متفقہ طور پر فیصلہ دے دیا - کہ بچہ میں آثار زندگی موجود نہیں - مگر ڈاکٹر نے تنفس کے ذریعہ دو گھنٹے کے بعد اسے زندہ کر دیا - بچہ اب تک زندہ اور تندرست ہے -

کلکتہ ۲۶ اپریل - حکومت ہند کو تحقیقات سے معلوم ہوا ہے - کہ سوویٹ روس کی طرف سے ہندوستان کے خلاف پروپیگنڈا کیا جا رہا ہے - جس کے لئے سوویٹ روس نے سوشلسٹوں کو آلہ کار بنا رکھا ہے - بیان کیا جاتا ہے - کہ روس کے ساتھ ساز باز رکھنے اور اشتراکی پروپیگنڈا کرنے کے الزام میں بمبئی میں مقدمہ سازش میرٹھ کی طرح سوشلسٹ لیڈروں کے خلاف مقدمہ چلایا جائے گا -

طہران ۲۶ اپریل - ایک اطلاع مظہر ہے کہ ایران کے مختلف مقامات پر بارش کے ساتھ شدید ژالہ باری ہوئی - جس سے فصلوں کو شدید نقصان پہنچا اور سینکڑوں آدمی مجروح ہوئے -

مدراس ۲۵ اپریل - نیل گری کی پہاڑیوں سے سونا نکالنے کے مسئلہ پر بار بار غور ہو چکا ہے - لنڈن اور آسٹریلیا کی دو کمپنیوں نے تھوڑا ہی عرصہ ہوا - اس رقبہ کا مشاہدہ کیا تھا - اور انہوں نے سونا نکالنے کے متعلق بہت سی تجاویز سوچی ہیں -

بنارس ۲۶ اپریل - اسمبلی کے ضمنی انتخاب کے سلسلے میں گورکھپور ڈویژن کے حلقہ انتخاب کے کانگرسی اور کانگرس نیشنلسٹ پارٹی کے ارکان میں سرگرم مقابلہ ہو رہا ہے اور اب یہ قطعی طور پر فیصلہ ہو چکا ہے کہ پنڈت کرشنا کنت مالویہ نیشنلسٹ پارٹی کی طرف سے اور منشی ایشور سرن کانگرس کی طرف سے کھڑے ہوں - ۲۰ مئی کو ووٹ دیئے جائیں گے

کراچی ۲۶ اپریل - ایک قابل اعتراض مضمون شائع کرنے کی وجہ سے ہارون پریس کراچی کے مالک کو حکومت کی طرف سے نوٹس دیا گیا ہے - کہ جواب دے - مطبع کی ڈیڑھ ہزار کی ضمانت کیوں ضبط نہ کی جائے

ممالکت ترکی کے تمام حاجیوں نے چندہ کر کے ایک سونے کا ٹب بنوا کر مصطفیٰ کمال پاشا

کی خدمت میں پیش کیا - کہ آپ نے اپنے عہد حکومت میں عوام الناس کی صحت کی نگہداشت کے سلسلہ میں اعلیٰ خدمات انجام دی ہیں - آپ نے اس تحفہ کو قبول کر لیا - مگر حکم دیا کہ اسے فروخت کر کے قیمت کو مختلف ہسپتالوں میں صرف کیا جائے -

امرتسر ۲۷ اپریل - رات کے دس بجے سے صبح چار بجے تک سنٹرل اکالی دل کا اجلاس ہوتا رہا - سکھ پارٹیوں میں جو سمجھوتہ ہوا تھا - وہ تصدیق کے لئے پیش ہوا - دل نے فیصلہ کیا - کہ بابا جوالا سنگھ کی بجائے پانچ سکھوں کا ثالثی بورڈ بنایا جائے تو سمجھوتہ کی تصدیق ہو سکتی ہے - ماسٹر تارا سنگھ کا بیان ہے کہ یہ رویہ سمجھوتہ کو مسترد کرنے کے مترادف ہے - بابا کھڑک سنگھ نے اعلان کیا کہ خواہ کوئی میرا ساتھ دے یا نہ دے - میں ایک ماہ کے بعد کمیونل ایوارڈ کے خلاف مورچہ لگا دوں گا - ایک ریزولیوشن میں سلور جوبلی کی تقاریب کے بائیکاٹ کا فیصلہ کیا گیا -

کلکتہ ۲۷ اپریل - گنگا جیوٹ ملز ہوڑہ میں آج صبح آگ لگ گئی - جو ہوا کی تیزی کی وجہ سے گوداموں تک جلد ہی جا پہنچی - فائر بریگیڈ کی انتہائی کوشش کے باوجود آگ پر قابو نہ پایا جا سکا - ڈیڑھ لاکھ روپیہ کا نقصان ہوا ہے -

دہلی ۲۷ اپریل - ریاست کے ایک گاؤں کندن میں ایک پولیس افسر نے جو لگان کی وصولی کے لئے دیہات کا دورہ کر رہا تھا ایک جاٹ عورت پر حملہ کیا - جس سے دیہاتی مشتعل ہو گئے - اور پولیس پر حملہ کر دیا - پولیس نے گولی چلادی - جس سے ۳ جاٹ ہلاک ہو گئے - زخمیوں کی تعداد بہت زیادہ ہے پولیس کے چند آدمی بھی زخمی ہوئے - ایک صد جاٹوں کو گرفتار کر لیا گیا ہے - صورت حالات بہت نازک ہے - وائسرائے کو مداخلت کے لئے تار دیا گیا ہے -

سری نگر ۲۷ اپریل - محکمہ جنگلات کے بعض ملازموں کے خلاف حکومت نے ایک تحقیقاتی کمیشن بٹھانے کا فیصلہ کیا ہے -

سری نگر ۲۷ اپریل - محکمہ آڈٹ نے دفتر ٹیلی فون کا آڈٹ کرنا چاہا - پہلے روز تمام رجسٹروں کی فہرست تیار کی گئی - لیکن رات کے وقت دفتر میں آگ لگ گئی - جس سے تمام ریکارڈ جل گیا - پولیس تحقیقات کر رہی ہے -

شملہ ۲۶ اپریل - کونسل آف سٹیٹ کا اجلاس غیر معین عرصہ کے لئے ملتوی کر دیا گیا ہے -

بمبئی ۲۶ اپریل - کچھ عرصہ ہوا - ریاست کولہاپور کی ایک جاگیر اجرا میں پولیس نے کسانوں پر گولی چلادی تھی - جس کی تحقیقات کے لئے ایک کمیشن مقرر ہوا تھا - کمیشن نے فیصلہ کیا ہے - ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ - منصف - مجسٹریٹ اور سب انسپکٹر کو فی الفور سبکدوش کر دیا جائے جو لوگ ہلاک ہو گئے ہیں - ان کے پسماندگان کو چھ چھ سو روپیہ دیا جائے - جو زخمی ہو کر ناکارہ ہو چکے ہیں انہیں پانچ روپیہ ماہوار پنشن دی جائے - اور جو زخمی ہونے کے بعد صحت یاب ہو چکے ہیں - انہیں دو دو سو روپیہ معاوضہ دیا جائے -

پیرس ۲۶ اپریل - کل یہ خبر شائع ہوئی تھی - کہ جرمن ہوائی جہاز فرانسیسی قلعوں پر پرواز کرتے نظر آئیں گے - انہیں زبردستی نیچے اتار لیا جائے گا - لیکن محکمہ پرواز نے اعلان کیا ہے کہ یہ خبر غلط ہے - امن کے ایام میں ایسا نہیں ہو سکتا - حکومت فرانس کے سابقہ اعلان کا صرف یہ مطلب ہے - کہ سرحد کو عبور کرنے والے ہوائی جہازوں کی نگرانی کی جایا کرے گی -

الہ آباد ۲۷ اپریل - ایک نقاب پوش رہزن چندوسی اور جارو ریلوے سٹیشنوں کے مابین چلتی گاڑی میں ایک زنانہ ڈبے میں داخل ہوا - اور ایک عورت کو جو اکیلی بیٹھی تھی - ڈرا کر اس کے زیورات اور قیمتی سامان لے کر چمپت ہو گیا - عورتوں کو اکیلے سفر نہیں کرنے دینا چاہیئے -

فرانس کی حکومت جنگ کی تیاریوں میں مصروف ہے - اس سلسلہ میں ایک تازہ تجربہ قاصد کبوتروں کے متعلق کیا گیا - دو سو کبوتروں کو چھوڑ کر فضا میں ریڈیو کی طاقتور لہریں بھی پیدا کر دی گئیں - لہروں کی وجہ سے کبوتروں کے لئے سفر کو جاری رکھنا دشوار ہو گیا - انہوں نے بار بار کوشش کی لیکن لہروں نے آگے بڑھنے سے روک دیا اور آخر کار وہ تھک کر اپنے ٹھکانے پر واپس آ گئے -

روسی گورنمنٹ قطب شمالی کے پہاڑوں میں معدنیات کی تلاش کرا رہی ہے اس سلسلہ میں جو کوششیں کی گئی ہیں - ان سے معلوم ہوتا ہے - کہ اس علاقہ میں کوئلہ تانبا - گندھک اور تیل کا زبردست ذخیرہ ہے لیکن یہ سب کچھ برف کے نیچے دبا ہوا ہے - حکومت روس اس ساری دولت کو زمین سے نکال کر مارکیٹ میں لانے کی تدابیر پر غور کر رہی ہے -

الہ آباد کے قریب ایک مقام پر جس کا نام بروت ہے - ریسرچ کا کام ہو رہا ہے - جہاں سے برتن اور مورتیاں برآمد ہو چکی ہیں محققین کا بیان ہے - کہ زمین کے اندر مہا بھارت کے زمانہ کا ایک شہر ہے - کھدائی کے لئے گورنمنٹ کی اجازت موصول ہو گئی ہے

لنڈن ۲۶ اپریل - نیویارک میں آج پہلی مرتبہ کرۂ ارض کے ایک سرے سے دوسرے کا تعلق بذریعہ ٹیلی فون قائم کیا گیا - امریکن ٹیلی فون کمپنی کے پریذیڈنٹ نے وائس پریذیڈنٹ کو جو اسی شہر کے دوسرے دفتر میں بیٹھا تھا - ٹیلی فون پر بلایا - ٹیلی فون کا کنکشن پہلے نیویارک سے لنڈن پھر لنڈن سے ایمسٹرڈم - وہاں سے جاوا - اور جاوا سے سان فرانسسکو کے رستہ نیویارک کے اس دفتر سے کیا گیا - جہاں وائس پریذیڈنٹ بیٹھا تھا - آواز نہایت صاف تھی - اور کنکشن ملنے میں بھی کوئی دقت پیش نہیں آئی

بیروت ۲۶ اپریل - کرنل لارنس کچھ عرصہ سے ایک ہوٹل میں مقیم ہیں - اور علاقہ دروز اور کوفہ کا دورہ کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں -

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپوایا اور قادیان سے ہی شائع کیا - ایڈیٹر: غلام نبی